## سوال

(330) تکبر کے بغیر کپڑے لٹکانا

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا تکبر کے بغیر کپڑے لٹکانا بھی حرام ہے یا نہیں؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مردوں کے لیے کپڑے لٹکانا حرام ہے "خواہ یہ تکبر کے لیے ہو یا کسی اور مقصد کے لیے' البتہ اگر تکبر کی وجہ سے ہو تو پھر اس کی سزا زیادہ سنگین اور شدید ہے' جیسا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث صحیح مسلم میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((ثلاثة لا یکلمهم الله یوم القیامة' ولا ینظر الیهم ولا یزکیهم ولهم عذاب الیم المسبل (ازاره) و27-03-2014المنان' والمنفق سلعته بالحلف الکاذب)) (صحیح مسلم' الایمان' باب غلظ تحریم اسبال الازار المن بالعطیة____الخ' ح: ۱-٦)

''تین شخص ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ کلام فرمائے گا' نہ ان کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھے گا' نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا (1) کپڑے کو لٹکانے والا (2) احسان جتلانے والا اور (3) جھوٹی قسم کے ساتھ اپنے سودے بیچنے والا۔''

یہ حدیث اگرچہ مطلق ہے لیکن ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کی وجہ سے مقید ہے جس میں نبی ﷺ نے فرمایا:

((من جر ثوبه خیلاء لم ینظر الله الیه یوم القیامة)) (صحیح البخاري' اللباس' باب من جر ازاره من غیر خیلاء' ح: ٥٧٨٤ و صحیح مسلم باب تحریم جر الثواب خیلاء______' ح: ۲-۸٥)

''جو شخص ازراہ تکبر کپڑا لٹکائے گا تو قیامت کے دن اس کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھے گا بھی نہیں۔''

((ما اسفل من الکعبین من الازار ففی النار)) (صحیح البخاري' اللباس' باب ما اسفل من الکعبین من الازار ففی النار' ح: ٥٧٨٧)

''جو تہ بند ٹخنوں سے نیچے ہوگا وہ جہنم کی آگ میں ہوگا۔''

جب یہ دو مختلف سزائیں ہیں توپھر مطلق کو مقید پر محمول کرنا ممنوع ہے کیونکہ مقید پر محمول کرنے کے قاعدہ کے لیے شرط یہ ہے کہ دونوں نصوص کا حکم ایک ہو اور جب حکم مختلف ہو توپھر ایک دوسرے کے ساتھ مقید نہیں کیا جاسکتا یہی وجہ ہے کہ آیت تیمم کو جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

فَامسَحوا بِوُجوهِكُم وَأَيديكُم مِنهُ ... ٦ ... سورة النساء

''منہ اور ہاتھوں کا مسح (یعنی تیمم) کرلو۔'' کو اس آیت وضو کے ساتھ مقید نہیں کیا جاسکتا جس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے :

فَاغسِلوا وُجوهَكُم وَأَيدِيَكُم إِلَى المَرافِقِ ... ٦ ... سورة المائدة

''منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھولیا کرو۔''

لہذا تیمم کہنیوں تک نہیں ہوگا۔ اس کی دلیل وہ حدیث بھی ہے جس میں امام مالک : اور کئی دیگر محدثین نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا :

"((ازارہ المسلم الی نصف الساق ولاحرج او: لاجناحَ فیمابینہ وبین الکعبین' ماکان اسفل من الکعبین فہوفی النار' ومن جرازارہ بطراًلم ینظر اللہ الیہ) (سنن ابی داود اللباس باب فی قدر موضع الازار' ح: ٤٠٩٣وسنن ابن ماجہ' ح: ٣٥٧٣والسنن الکبری للنسائی: ٥/٤٩٠' ح: ٩٧١٦والموطا مالک: ٢/٩١٤' ٩١-)

''مومن کا تہ بند نصف پنڈلی تک ہوتا ہے اوراس میں کوئی حرج نہیں ۔۔۔ یا یہ فرمایا کہ اس میں کوئی گناہ نہیں ۔۔۔ جو نصف پنڈلی اور دونوں ٹخنوں کے درمیان ہو اور جو ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم کی آگ میں ہوگا اور جس شخص نے ازراہ تکبر اپنا کپڑا لٹکایا 'اللہ تعالیٰ اس کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھے گا بھی نہیں۔''

اس حدیث میں نبی ﷺ نے دو صورتیں بیان فرمائی ہیں اور ان کی سزاؤں کے مختلف ہونے کیوجہ سے ان کا حکم بھی مختلف بیان فرمایا ہے تو گویا یہ دو مختلف فعل ہیں جن کا حکم اور سزا بھی مختلف ہے۔ اس تفصیل سے اس شخص کی غلطی واضح ہوجاتی ہے جو نبی ﷺ کے فرمان ((ما اسفل من الکعبین من الازار فھو فی النار)) کو فرمان نبوی (من جر ثوبہ خلاء لم ینظر اللہ الیہ)) کے ساتھ مقید کرتا ہے۔ جب ان بعض لوگوں کو سمجھایا جاتا ہے 'جنہوں نے اپنے کپڑے کو ٹخنوں سے نیچے لٹکا رکھا ہوتا ہے 'تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ازراہ تکبر ایسا نہیں کیا تو ان سے ہم یہ عرض کریں گے کہ کپڑا نیچے لٹکانے کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وسم تو وہ ہے جس میں انسان کو صرف مخالفت کے مقام یعنی ٹخنوں سے نیچے کی جگہ پر عذاب دیا جائے گا اور اس سے مراد وہ ہے جو اپنے کپڑے کو تکبر کے بغیر ٹخنوں سے نیچے لٹکاتا ہے اور دوسری قسم وہ ہے جس کی سزا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص سے کلام نہیں فرمائے گا 'نہ اس کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھے گا 'نہ اسے پاک کریگا بلکہ اس کے لیے دردناک عذاب ہوگا اور یہ سزا اس شخص کے لیے ہوگی جو اپنے کپڑے کو ازراہ تکبر لٹکائے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

**ج4ص258**